یعنی عہد قدیم عہد وسطٰی اور عہد جدید بھی برطانوی تاریخ نگاروں کی اپج ہے اور اسے اتنا راسخ کر دیا گیا ہے کہ اب ہمارے بڑے روشن خیال مؤرّخ بھی اس تقسیم سے اپنا دامن نہیں بچا سکتے۔ اس کا مقصد بھی ذہنی اور ثقافتی اعتبار سے ہندوستانی مزاج کو تقسیم کرنا تھا۔ انگریز حاکموں نے اپنے سیاسی مقاصد سے تاریخ میں جعلسازی اور تحریف بھی کی ہے۔ انہوں نے سلطان ٹیپو کی ایک تاریخ خود ہی ایسی لکھی جس میں حیدر علی اور ٹیپو سلطان کے کرداروں کو مسخ کیا گیا ہے اور اس تاریخ کو ٹیپو کے پوتے پرنس غلام محمد کے نام سے شائع کر دیا گیا جو کلکتے میں فرنگیوں کے رحم و کرم پر رہتے تھے۔

آزادی کے بعد حبّ الوطنی قومی یک جہتی اور سکولر ازم جیسی اصطلاحوں کے نام پر تاریخ کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے اس نے بھی تاریخ کو حقیقت سے دور تر اور فکشن سے قریب تر کر دیا ہے۔

غرض ہمارے بیشتر تاریخ نگاروں نے تاریخ کو فکشن بنانے کی متواتر کوشش کی ہے اور ساری تاریخ کو ایک خواب پریشان میں بدل کر رکھ دیا ہے۔ ایسے بہت سے دوسرے عوامل ہیں جن کا یہاں اشارۃً بھی تذکرہ نہیں ہو سکا۔ ان سب سے دامن بچا کر جو تاریخ کو پڑھ سکے وہی اپنے ماضی کا اصلی چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ ورنہ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ تاریخ بھی ہمارے عقیدے کا ایک حصہ ہے اور ہم ایک DOGMA کی طرح اس کی پرورش کررہے ہیں جس پر نقد و نظر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔[1]

۱۔ تاریخ کے ان تصورات کے علاوہ ایک تصور وہ بھی جسے قرآن حکیم نے روشناس کرایا اور جس کے زیر اثر ہمارے اصول حدیث مدون ہوئے۔ جس کا اصل الاصول یہ ہے کہ واقعات کے ذکر میں سچائی اور دیانت داری سے کام لیا جائے۔ مصلحتوں کی خاطر حقائق کو توڑ مروڑ کر نہ پیش کیا جائے نہ ہی رنگ آمیزی کی جائے۔ قرآن مجید نے جس طرح زندگی کے مختلف شعبوں میں حق و صداقت کا بول بالا کیا اسی طرح اس نے علوم و فنون میں بھی کذب و دروغ کے فروغ کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ قرآن مجید میں گزشتہ اقوام کے بہت سے قصے بیان ہوئے ہیں۔ ان کے بیان کا جہاں ایک مقصد ہے

وہاں ایک خاص منہج بھی ہے جسے امتیاز کے لئے قرآنی تصور تاریخ یا منہج تاریخ کہہ سکتے ہیں۔ چونکہ ان قصص یا تاریخی واقعات و حوادث کا بیان کرنے والا خود اللہ تعالی ہے جو نہ صرف علیم و خبیر ہے بلکہ ملوک و سلاطین یا بنی نوع کے دوسرے طبقوں کی طرح دواعی نفس کا شکار یا اغراض و مصالح اور ذاتی مفادات کا اسیر بھی نہیں اس لئے واقعیت اور سچائی کے اعتبار سے ان کا درجہ بلند اور ناقابل تحدی ہے۔ قرآن سچائی کا علمبردار ہے۔ قرآن کی پھونکی ہوئی اس روح سے سرشار ہو کر مسلمان علماء و مفکرین نے پہلے فن حدیث کو بعدہ علم تاریخ کو قرآنی اصولوں کی روشنی میں صحیح خطوط پر مدون کرنے کا حتی الوسع اہتمام کیا اور دنیا کے سامنے اس کی مثالیں پیش کر دیں۔ یہ اور بات ہے کہ دنیا خود ہی سچائی کے راستوں پر نہ چلنا چاہے تو اس میں کسی کا کیا قصور۔

(مدیر)

* * * * * *

شریعت، ایک ہمہ گیر اور دائمی الہامی قانون

محمد یوسف گورایہ

"شریعت ایک ہمہ گیر اور دائمی الہامی قانون" کے موضوع پر بحث میں سہولت کے لئیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اسلام اور دیگر الہامی مذاہب کا شریعتی نقطہ نظر سے اختصار کے ساتھ تقابل پیش کیا جائے۔

ہمہ گیر

عام عرف کے مطابق الہامی دین تین ہیں :۔

یہودیت ، عیسائیت اور اسلام

یہودی شریعت کی بنیاد تورات پر ہے جو فقط بنی اسرائیل کے لئیے تھی:

"و آتینا موسی الکتب و جعلنہ ھدیً لبنی اسرائیل"(1)

"ہم نے موسیٰ کو کتاب شریعت دی اور اسے بنی اسرائیل کے لئیے ہدایت بنایا۔"

موسوی شریعت کے بنی اسرائیل تک محدود ہونے پر تاریخ مذاہب عالم کا اجماع ہے۔ "انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس" میں یہودیت کے مقالہ نگار ڈی، ایم ، کے لکھتے ہیں :

"The foundation of Judaism rests on two principles-the unity of God and the Choice of Israel"[2]

"یہودیت کی بنیاد دو اصولوں پر استوار ہے۔ توحید الٰہی اور انتخاب بنی

اسرائیل» اسی دائرہ معارف میں «عیسائیت» کے مقالہ نگار روبرٹ میکنٹوش (Robert Mackintosh) یہودیت کے متعلق رقمطراز ھیں :

"There it meant racial and also religious brotherhood"[3]

«یہودیت سے مراد ایک نسلی اور مذھبی بھائی چارہ ہے»

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں موسیٰ پر مقالہ نگار ڈی ، ایم ، بسی لکھتے ھیں :

"Moses was the gifted Hebrew Leader who, in the 13th century BCE (before the Common Era, or BC), delivered his people from Egyptian slavery. In the Covenant ceremony at Mt. Sinai, where the Ten Commandments were promulgated, he founded the religious Community known as Israel. As interpreter of these Covenant stipulations, he was the organizer of the Community's religious and civil traditions."[4]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت اور آپ پر نازل کردہ کتاب «انجیل» بھی بنی اسرائیل کے لئیے مختص تھی۔ قرآن حکیم کا بیان ہے :

«و اذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرٰئیل انی رسول اللہ الیکم مصدّقاً لما بین یدی من التوراۃ و مبشّراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد(۵)»

«جب عیسیٰ نے کہا اے بنی اسرئیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ھوں تصدیق کرنے والا اپنے سے پہلے تورات کی اور خوشخبری دینے والا ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہے»

حضرت عیسیٰ نے صرف بنی اسرائیل کے طرف مبعوث ھونے کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ انسانیت ابھی بلوغت کو نہیں پہنچی اور نہ ھی اس میں ابھی اتنی استعداد پیدا ھوئی ہے کہ بہت سی تعلیمات جو وہ دینا چاھتے تھے اس کی متحمل ھو سکے۔ یوحنا کی انجیل کے مطابق حضرت عیسیٰ نے فرمایا :

"I have yet many things to say unto you but ye cannot bear them now"[6]

«مجھے ابھی تم سے بہت سی باتیں کہنی ھیں ، لیکن تم ابھی ان

کے متحمل نہیں ہو سکتے۔"

حضرت عیسیٰ نے مزید فرمایا :

"میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں اکٹھی کرنے آیا ہوں"

"قرآن اور تاریخ مذاہب عالم کی شہادت سے واضح ہوا کہ یہودیت اور عیسائیت اپنی اصل میں ہمہ گیر نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں انسانیت کے ایک مختصر گروہ بنی اسرائیل کے لئیے تھے اگرچہ بعد کی نسلوں نے تورات و انجیل میں تحریف اور قطع و برید کرکے انہیں موجودہ شکل دینے کی کوشش کی ہے۔ ایسی صورت میں انہیں "الہامی" کی بجائے "انسانی" کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔

"فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون"(۷)

"افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھوں سے تو کتاب لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس سے (آئی) ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کریں ، افسوس ہے ان پر کہ اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں اور پھر افسوس ہے ان پر کہ ایسے کام کرتے ہیں۔"

اب اسی معیار پر اسلام کے ہمہ گیر یا نسلی یا علاقائی دین ہونے کے بارے میں تاریخی شواھد کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالی نے پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کے مقصد بعثت اور وسعت نبوت کے متعلق فرمایا،

"وما ارسلنک الا رحمة للعالمین(۸)"

"(اے محمد) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

دوسری جگہ فرمایا :

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون(۹)"

"اللہ وھی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ھدایت اور دین حق دے کر بھیجا

تاکہ اس دین کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے اگر چہ مشرک نا خوش ہی ہوں۔

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"والذی نفسی بیدہ لاقتلنهم ولاصلبنهم ولاهدینهم و هم کارهون انی رحمة بعثنی الله ولا یتوفانی حتی یظهر الله دینه(۱۰)"۔

آنحضرت صلعم پر نازل کردہ شریعت اور آپ کی رسالت رنگ، نسل، علاقے اور مذہب کی تمیز کے بغیر تمام انسانیت کے لئیے ہے اس سلسلے میں اللہ تعالی نے قرآن حکیم میں خود آنحضرت صلعم سے اعلان کروایا:

آنحضرت صلعم سے اعلان کروایا:

"قل یایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً(۱۱)"

"(اے محمد) کہہ دو کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں"۔

قرآن حکیم کی اس داخلی شہادت پر دیگر الہامی مذاہب کی کتب بھی شاہد ہیں کہ اسلامی شریعت کسی خاص قوم قبیلے کے لئیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئیے ہے۔ یہ درست ہے کہ یہود و نصاریٰ کی تحریف کے سبب آج دنیا میں اصل تورات و انجیل موجود نہیں جس سے ٹھیک طور پر معلوم ہو سکے کہ نبی آخر الزمان ﷺ کے متعلق کن الفاظ میں اور کس عنوان سے بشارت دی گئی تھی تا ہم اسے بھی آنحضرت صلعم کا معجزہ سمجھنا چاھئیے کہ اللہ تعالی نے محرفین کو اس قدر قدرت نہیں دی کہ وہ اس کے آخری پیغمبر کے متعلق پیشینگوئیوں کو بالکلیہ محو کر دیں، موجودہ بائیبل میں بھی متعدد ایسے مقامات ہیں جہاں آپ کا ذکر تصریح کے ساتھ موجود ہے۔ انجیل یوحنا میں تو فار قلیط (Paraclete) والی بشارت اتنی صاف ہے کہ اس کا بے تکلف مطلب بجز احمد کے کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے حواریوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب انسانیت بلوغت کو پہنچ جائے گی تو ان سب کے لئیے ایک پیغمبر آئے گا۔ اور وہ ان تمام حقائق کو جن کے تم اس

وقت متحمل نہیں لائے گا۔

"However, when he, the Spirit of truth, is come he will guide you into all truth: for he shall not Speak of himself, but whatsoever he shall hear, that shall he speak, and he will show you things to come"[12]

شریعتوں کے نام بھی ان کے ہمہ گیر یا محدود ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کی شریعت ان کے نام پر موسوی شریعت کہلاتی ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کا مذہب ان کے نام پر عیسائیت کہلاتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ تعلیمات میں تحریف کر دی اس لئیے وہ الہی نہ رہیں۔ اور انہوں نے جو کچھ اپنی طرف سے اصل میں شامل کر دیا اسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی طرف منسوب کرکے اس کا نام موسوی شریعت اور عیسائیت رکھ دیا۔ اسلامی شریعت اس سلسلے میں تمام شریعتوں سے ممتاز ہے۔ اس کا نام اسلام ہے جو کسی شخصیت سے منسوب نہیں اور جو اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ دین ہے۔ اگرچہ مستشرقین نے یہودیت، عیسائیت، ہندومت، بدھ مت، وغیرہ کی طرز پر اسلام کا نام بھی محمدیت (Muhammadanism) مشہور کرنے کی کوشش کی مگر اس میں وہ بری طرح ناکام ہوئے۔ کیونکہ اسلامی شریعت اسی طرح محفوظ ہے جس طرح یہ نازل ہوئی تھی اس لئیے اس بات کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی کہ اس کا اصل نام بدل کر اس دین کے لانے والے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے نام پر محمدیت رکھا جائے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا میں صرف ایک ہی شریعت ہے جو ہمہ گیر ہے۔ اس کی نسبت نہ صرف کسی قوم، قبیلے، رنگ، نسل اور علاقے سے نہیں بلکہ اس کا نام بھی اپنے پیغمبر کے نام پر ہونے کی بجائے اصل اسلام ہی پر قائم ہے۔

دائمـــــــی

اب ہم موضوع کے دوسرے حصہ یعنی «شریعت کے دائمی الہامی قانون» ہونے کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔ دائمی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ شریعت غیر

متبدل وغیر متغیر ، کامل و مکمل ، بہ تمام و کمال محفوظ و مصئون ہو ۔

موسوی شریعت اور عیسائیت کو اس معیار پر پرکھا جائے تو وہ دائمی ثابت نہیں ہوتیں کیونکہ وہ غیر متبدل نہیں ان شریعتوں کے متبعین نے ان میں تحریف و تغیر و تبدل کیا ہے :

"یحرفون الکلم عن مواضعه ونسوا حظا مما ذُکِروا به(١٣)"

"یہ لوگ کلمات (الٰہی) کو اپنے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور جن باتوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی ان کا بھی ایک حصہ فراموش کر بیٹھے ہیں ۔"

دوسرے مقام پر فرمایا :

"وقد کان فریق منهم یسمعون کلام الله ثم یحرفونه من بعد ما عقلوه و هم یعلمون(١٤)"

"ان میں سے کچھ لوگ کلام الٰہی کو سنتے ہیں پھر اس کے سمجھ لینے کے بعد اس کو جان بوجھ کر بدل دیتے ہیں ۔"

ان آیات سے ثابت ہوا کہ موسوی شریعت غیر متبدل نہیں ۔ اور نہ ہی محفوظ و مصئون ہے ۔ اسی طرح انجیل بھی نہ غیر متبدل ہے نہ کامل و مکمل اور نہ محفوظ ۔ اس لئیے کہ خود حضرت عیسیٰ نے فرمایا :

"I have yet many things to say unto you but ye cannot bear them now"

البتہ آپ نے اپنے بعد ایک آنے والے عظیم پیغمبر کی بشارت سنائی ، جو وہ سب کچھ لائے گا جس کی پوری انسانیت کو ہمیشہ کے لئیے ضرورت ہوگی ، جو کامل و مکمل ہوگی اور تغیر و تبدل سے محفوظ ہوگی ۔ شریعت اسلام کو جب دوام کے مذکورہ پیمانہ پر پرکھا جائے تو وہ ہر اعتبار سے دائمی ثابت ہوتی ہے ۔ یہ وہ شریعت ہے جسے اختیار کرنے کا تمام انبیاء کو حکم ہوا تھا

"شرع لکم من الدین ماوصی به نوحاً و الذی اوحینا الیک وما اوحینا به ابراهیم و موسی و عیسی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیه(١٥)"

"اس نے تمہارے لئیے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (کے اختیار

کرنے) کا نوح کو حکــم دیا تھا اور جس کی (اے محمد) ہم نے
تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراهیم اور موسی اور
عیسی کو حکم دیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں
متفرق نہ ہونا ۔

یہ شریعت اسلامیہ غیر متبدل اور غیر متغیر ہے :

"لن تجد لسنة الله تبديلا و لن تجد لسنة الله تحويلا"(١٦)

"تم خدا کی سنت میں ہر گز تبدل نہ پاؤ گے ۔ اور خدا کی سنت
میں کبھی تغیر نہ پاؤ گے "۔

شریعت اسلام کامل و مکمل ہے :

"اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتی و رضیت لكم الاسلام
دينا"(١٧)

"آج ہم نے تمہارے لئیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمتیں
تم پر تمام کر دیں اور تمہارے لئیے اسلام کو دین پسند کر لیا " ۔

اسلامی شریعت میں تمام و کمال ہے :

" و تمت كلمت ربک صدقاً و عدلا لا مبدل لكلمته"(١٨)

"اور تیرے پروردگار کی باتیں سچائی اور انصاف میں پوری ہیں
اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں " ۔

" لا تبديل لكلمات الله"(١٩)

"کلام الٰہی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی " ۔

شریعت اسلام محفوظ و مصئون ہے اور اس کی حفاظت و نگہبانی کی
ذمے داری خداوند تعالی نے خود اپنے اوپر لے رکھی ہے :

"انا نحن نزلنا الذكر و انا له لحافظون"(٢٠)

" بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں "۔

مندرجہ بالا قرآنی شواهد سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آ گئی کہ
تمام الہامی قوانین میں صرف شریعت اسلام ہی غیر متغیر ، غیر متبدل ، کامل و